OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Print): 2710-2475
ISSN (online): 2710-3692
www.alsharair.com

Al-SHARQ
Vol.: 02, Issue: 02, July - Dec 2021, PP: 21 - 41

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی آویزش کا قرآن اور بائبل کی روشنی میں تقابلی مطالعہ

A Dispute between Hazart Moses and Pharaoh: A Comparative Study in the Light of Qur'ān and Bible

Asia Mukhtar,
Ph.D Scholar, Department of Arabic and Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore

Sonam Shabaz Khan,
Ph.D Scholar, Department of Arabic and Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore

Abstract

In the Holy Quran Allah Almighty has told the stories of the people which are a lesson for the people. The dispute story of the Prophet Hazart Moses and Pharaoh is mentioned in Holly Qur'ān as well as in Bible for idiot and disobedient people. Pharaoh knew that Israeli were follower of true religion but Pharaoh was the Lord of those people. When Prophet Hazart Moses called for Pharaoh towards the Rab .Pharaoh hated Israeli and wanted to eliminate them, so he ordered to kill the baby boys of Israel. Allah saved the life of Moses and brought him up in the court of Pharaoh. When Allah ordered Israeli to migrate a path became from the Sea for Israeli but at the time of Egyptians River returned to its original state. Pharaoh and Egyptian destroyed in the river and Allah made the dead body of Pharaoh a lesson for World. This article is about the Mercy and power of Allah that nothing can overcome it and every work is done by His command.

Keywords: *dispute, mentioned, idiot, disobedient, eliminated, Pharaoh, destroyed, Egyptian, opposing*

تمہید:

سیدنا موسیٰ اور فرعون کی آویزش کا بنیادی موضوع اس بات کو واضع کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کس طرح ایک ظالم وجابر حکمران کا سامنا کیا اور دین حق کی تبلیغ کی۔ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے بچانے کے لیے فرعون کو حق کی دعوت دی اور اسرائیلیوں کو آزاد کرنے کو کہا مگر فرعون اس بات پر رضامند نہ ہوا۔ اس نے بنی اسرائیل پر زیادہ ظلم کرنے شروع کر دیے۔ اس ضمن میں فرعون کے انجام کے بارے میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیا اور فرعون کو پانی میں تباہ کر دیا اور اس کو تمام دنیا کے لیے عبرت کی علامت بنا دیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ملتا ہے ۔ وہ اس

CC BY

کائنات کا خالق ومالک ہے وہ دن کو رات اور رات کو دن میں بدل سکتا ہے۔وہ اپنی قدرت کاملہ سے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وہ اپنی قدرت کاملہ میں یکتا اور بے مثل ہے۔

2006ء میں پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے کی سطح پر "قصہ موسیٰ علیہ السلام وفرعون عبر و نصائح" پر کام ہوا لیکن "حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور فرعون کی آویزش" پر کام نہیں ہوا۔اس مقالہ میں فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آویزش اور اس کی کیا وجوہات تھیں اور اسلامی تصورات کو اہل کتاب کے تصورات سے تقابل کیا گیاہے۔ اس تحقیق میں بیانیہ اور تقابلی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیااوراس موضوع پر قرآن وحدیث سے،اکابر کی کتب، تفاسیر،انگریزی کتب اور بائبل سے استفادہ کیا گیا۔

آویزش کا مفہوم:

آویزش کا مادہ آ+وے+رش ہے جس کے معنی جھگڑا،مقابلہ،کھنچاتانی، کشتی کے ہیں۔آویزش کا مطلب ہے کہ کسی انسان کے ساتھ تضاد۔ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی وغیرہ میں اس کا مترادف مفہوم بیان ہوا ہے۔"جھگڑا،تعارض، ٹکراؤ،کشمکش،صراع، نزاع،جماعتی کشمکش،چپقلش،کھینچا تانی،فساد،دشمنی،مفادات کا ٹکراؤ،اور اختلاف وغیرہ میں آویزش کا مفہوم Encyclopedia of Wikipedia Foundation

"آویزش "فارسی زبان کے لفظ آویختن سے حاصل مصدر ہے اردو زبان میں اصلی حالت اور اصلی معنی ہی میں مستعمل ملتاہے۔سب سے پہلے یہ لفظ 1838ء میں "بستان حکمت" میں مستعمل ملتا ہے۔جس کے معنی نزاع، جھگڑا،لڑائی کے ہیں اس کا مترادف لفظ لٹکاؤ، چپلیقش، فساد کے ہیں۔[1]

مولانا وحید الزمان نے القاموس الوحید میں "نزاع" اور "صراع" کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"النِّزاع" سے مراد لڑائی جھگڑا، اختلاف، دشمنی اور آویزش کے ہیں۔

"الصِّراع" کے معنی جھگڑا، کشمکش، ٹکراو، لڑائی کے ہیں۔اس کی جمع "صَراعَات" ہے

"الصِّراعُ العِزْلیُّ "جماعتی کشمکش، پارٹی کی اندرونی کشمکش، "الصِّراعُ الطّبقیُّ "طبقاتی کشمکش، "الصِرَاعُ المصالح" مفادات کا ٹکراو۔[2]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی المفردات القرآن میں آویزش کی تعریف ان الفاظ میں کی:

"نَزَعَ" کے معنی کھینچ لینا، "نَزَعَ الشَّیءَ" کے معنی کسی چیز کو اس کی قرارگاہ سے کھینچ۔ جیسے کمان کو درمیان سے کھینچا جاتا ہے اور کبھی یہ لفظ اعراض کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور محبت اور عداوت کے دل سے کھینچ لینے کو بھی "نَزَع" کہا جاتا ہے۔[3]

قرآن مجید میں ہے:

"نَزَعنَا مَا فِی صُدُورِهِم مَن غل"[4]

"اور جو کینے ان کے دلوں میں ہوں گے ہم نکال ڈالیں گے۔"

"اَلنَّازُعُ وَ المُنَزَعَة" باہم ایک دوسرے کو کھینچنا اس سے مخاصمت اور مجادلہ یعنی جھگڑا کرنا مراد ہوتا ہے۔[5]

انگریزی میں اس کے لیے "DIPUTE , CONFLECT, ALTERCATION,EMBROILMENT" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

آکسفوڈ انگلش ڈکشنری میں "EMBROILMENT" کے معنی درج ذیل ہیں:

"*Involve (someone) deeply in an argument, conflict or difficult situation.*"[6]

" کسی شخص کا گہرائی کے ساتھ بحث و مباحثہ، تضاد اور مشکل صورت حال کے میں منسلک ہونا "

حضرت موسیٰ علیہ السلام تعارف

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام قرآن میں موسیٰ علیہ السلام اور لقب کلیم اللہ آیا ہے۔ جبکہ انگریزی بائبل میں آپ علیہ السلام کا نام موسیس (Moses) ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے۔ان کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے جو " موسیٰ بن عمران بن قاہث بن زر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق ابراہیم " ہے۔[7]

جبکہ میتھیو ہینزی نے اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام موسیٰ رکھنے کے بارے میں بیان کیا ہے:

"فرعون کی بیٹی نے اس کا نام " موسیٰ " رکھا مصری زبان میں اس کا مطلب ہے " پانی سے نکالا ہوا"

یہودی شریعت کے دینے والے کو مصری نام سے پکارنا غیر قوم دُنیا کے لیے نیک شگون ہے اور اُس دن کی اُمید دلاتا ہے جب کہا جائے گا کہ " مبارک ہو مصری میری اُمت "۔[8]

آپ بالائی مصر (جنوبی مصر) میں دارالحکومت طیبہ (تھیپس) میں پیدا ہوئے یہ وہ دور تھا جب مصر میں ایک نہایت متعصب قبطی النسل خاندان برسراقتدار تھا جس نے بنی اسرائیل پر مظالم توڑنے کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے طیبہ (موجودہ الاقصر) میں رحمت الٰہی کے تحت فرعون رعمسیس ثانی کے محل میں پرورش پائی۔[9]

قدیم مصر کی نئی بادشاہت کے اٹھارویں اور اُنیسویں خانوادے کا دارالحکومت طیبہ یا تھیپس تھا جو اب الاقصر کہلاتا ہے یہ بالائی صوبہ قِنا میں دریائے نیل کے مشرق کنارے پر واقع ہے اور قاہرہ سے 675 کلومیٹر جنوب میں ہے۔انیسویں خانوادے (1314 تا 1198 ق م) کے زمانے میں بھی تھیپس دارالحکومت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اس وقت جس خاندان کے پاس مصر کی بادشاہت تھی اس نے اپنے حکمرانوں کے نام کے لیے فرعون کا لقب پسند کیا[10] ۔

بائبل کے مطابق بنی اسرائیل نے رعمسیس سے چل کر سکات، ایتام، مجدال اور فی ہیخروات کت مقابل بعل صفوان سے گزر کر سمندر کو پار کیا تھا یوں رعمسیس سے بحرات مرّہ کا فاصلہ تقریباً سو کلومیٹر ہے۔اگر خررج ممفس سے تسلیم کیا جائے تو فاصلہ 125 کلومیٹر کے لگ بھگ ہے۔[11]

لفظ فرعون کا مفہوم:

فرعون کے لفظی معنی سورج دیوتا کی اولاد کے ہیں۔اس زمانے میں فرعون لوگ سورج کی پوجا کرتے تھے ۔ چنانچہ حکمرانوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ سورج دیوتا کا مظہر ہیں تاکہ مصریوں کے اُوپر اپنا حق ثابت کیا جاسکے۔[12]

ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن میں فرعون کے مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:

"لفظ "فرعون" کے معنی "سورج دیوتا کی اولاد" قدیم اہل مصر سورج کو جوان کا مہادیو یا رب اعلیٰ تھا اس کو "رَع" کہتے تھے اور فرعون کو اسی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اہل مصر کے اعتقاد کی رو سے کسی فرمارواکی حاکمیت کے لیے اس کے سوا کوئی بنیاد نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ "رَع" کا جسم مظہر اور اس کا ارضی نمائندہ ہو اسی لیے ہر شاہی خاندان جو مصر میں برسرِ اقتدار آتا تھا اپنے آپ کو سورج بنسی بنا کر پیش کرتا اور فرماں رواجو تخت نشین ہوتا "فرعون" کا لقب اختیار کرکے باشندگانِ ملک کو یقین دلاتا کہ تمہارا رب اعلیٰ یا مہادیو میں ہوں۔" [13]

حضرت موسیٰ سے فرعون کی آویزش کے اسباب

فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آویزش آپ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہو گئی تھی۔ بچپن میں ہی وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہر قیمت پر ختم کرنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے بچایا۔ فرعون کی آویزش کے اسباب میں پہلا سبب اسرائیلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، دوسرا بنی اسرائیلی کی پیشنگوئی روایات فرعون کو ختم کرنے کے بارے میں اور تیسری فرعون کا خواب اور چوتھی حضرت موسیٰ کے ہاتھوں قبطی کی موت تھے۔ فرعون کے اس فعل کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ القصص 4 میں بیان کیا ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو کمزور کر رکھا تھا اور ملک میں لوگوں کے مختلف گروہ بنائے ہوئے تھے اللہ فرماتا ہے:

"إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً "[14]

"یقیناً فرعون زمین پر سرکش ہو گیا تھا اور اس نے وہاں کئی گروہ بنا رکھے تھے۔"

بائبل میں اس بات کا ذکر اس طرح کیا:

"پھر ایک نیا بادشاہ جو یوسف علیہ السلام کو نہیں جانتا تھا مصر پر حکمرانی کرنے لگا اس نے اپنے لوگوں سے کہا دیکھو ہمارے مقابلے میں بنی اسرائیل کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ پس آؤ ہم اُن کے ساتھ ہوشیاری سے کام لیں ورنہ اگر جنگ چھڑ گئی تو وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مل جائیں گئے۔ اور ہمارے خلاف لڑیں گئے اور ملک سے نکال دیں گئے۔" [15]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کے حالات وواقعات

جب فرعون نے خواب دیکھا تو وہ بہت گھبرایا اس نے اپنے تمام حکمیوں، نجومیوں اور جادوگروں کو بلایا اور پھر ان سے پوچھا کہ تم خوب غور وحوض کرکے ہمیں اس خواب کے بارے میں بتاؤ۔ یہ سن کر ان لوگوں نے اپنی اپنی کتاب میں خواب کی تعبیر کی۔ اُنھوں نے بتایا کے قوم بنی اسرائیل سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری مملکت کو ختم کردے گا۔ فرعون نے پوچھا کہ وہ لڑکا کب پیدا ہونے والا ہے؟ نجومیوں نے فرعون کو بتایا کہ اگلے تین دن اور رات میں وہ لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ روایات میں ہے کہ یہ سن کر فرعون نے بنی اسرائیل کے مردوں کو اپنی بیوی سے ہم بستری سے منع فرمایا۔ جب حضرت موسیٰ کی پیدائش ہوئی تو فرعون نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو فوراً مارنے کا حکم دیا۔ فرعون نے جب اس خواب کی تعبیر پوچھی تو جواب ملا:

"آنے والے وقت میں مصر میں ایک بڑی آفت آئے گی۔ اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مصر کو تباہ کردے گا

اور اس کے باشندوں کو قتل کرے گا اور اپنے لوگوں کو ان کے درمیان سے لے جائے گا"[16]

اس بات کو اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 49 میں بیان کرتا ہے:

" وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَأَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ "[17]

"اور جب ہم نے تمھیں فرعون کی قوم سے نجات دی، جو تمھیں بڑا عذاب دیتے تھے، تمھارے بیٹوں کو بُری طرح ذبح کرتے اور تمھاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔"

بائبل میں بیان ہے کہ:

"اُس سے بڑی بربریت کیا ہو گئی کہ "دائیوں" کو جلّاد بنا دیا گیا۔ فرعونؔ کا منصوبہ یہ تھا کہ دائیوں کو خفیہ طور سے اس کام پر لگا دیا جائے کہ اگر نوزائید لڑکا ہو تو اُسے فوراً مار ڈالیں اور الزام لگائیں کہ پیدائش کے دوران کسی مشکل کیوجہ سے یا اُس عمل میں ہونے والے کسی عام حادثہ سے بچہ مر گیا ہے۔"[18]

اللہ نے بنی اسرائیل کے نجات دہندہ گاہ کی حفاظت کی اور ان کی حفاظت کے تمام اسباب پیدا کر دیے۔ اللہ نے ان کی والدہ کو وحی کی کہ ان کے بچاؤ کے لیے ایک صندوق بنائیں اور خطرہ محسوس ہو تو صندوق کو پانی میں بہا دینا ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں فرمایا:

"وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ"[19]

"اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور اسے پیغمبر بنا دیں گے"

انسائیکلوپیڈیا آف امریکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پانی میں ڈالنے کے بارے میں یوں بیان ہے:

How His mother in dread Pharaoh's mandate which consigned all Hebrew children to be thrown into the Nile, concealed him for three months.[20]

"کس طرح موسیؑ کی ماں نے فرعون کے ڈر سے، جس نے حکم دیا تھا کہ تمام عبرانی بچوں کو دریائے نیل میں پھینک دیا جائے آپ کو تین ماہ تک چھپائے رکھا۔"

حضرت موسیٰ کی والدہ

حضرت موسیٰ کی والدہ کا نام یوخابذ آتا ہے اور اردو میں اس کو یوکابد لکھتے ہیں۔ امام عبدلرحمان بن علی الجوزی نے لکھا ہے کہ ان کی ماں کا نام یوخابذ تھا۔[21] علامہ سید محمود آلوسی نے مختلف اقوال نقل کیے ہیں: ایک قول ہے کہ ان کا نام محیانۃ بنت

یصھر بن لادی ہے ایک قول ہے ان کا نام یوخابذ ہے ایک قول یارخا ہے ایک قول یارخت ہے۔[22] حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور ان کی والدہ کے بارے میں انسایکلوپیڈیا آف جیوش میں ہے:

"حضرت یعقوب علیہ السلام (B.B 120 a,123b,) مصر میں داخل ہوئے۔ جب آپ کی عمر مبارک ایک سو بیس (120) ہوئی تو آپ کے ہاں آپ کا بھتیجا عمرام پیدا ہوا اس کی شادی اس کے خاندان کی لڑکی یوکابد سے ہوئی اور ان کے ہاں بیٹی مریم اور بیٹا ہارون پیدا ہوا۔ لیکن جب فرعون نے یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو دریا میں ڈال دیا جائے تو ان کے والدین نے فیصلہ کیا کہ اب کوئی بچہ وہ نہیں حاصل کریں گے۔ لیکن ان کی بیٹی نے اس بات پر تنقید کی کہ آپ فرعون سے بھی زیادہ ظالم ہیں۔ اس پر ان کے والد نے دوبارہ اپنی بیوی سے شادی منائی۔ ہارون اور مریم نے ڈانس کیا اور فرشتوں نے گانا گایا۔ ان کی بیٹی مریم نے اپنی ماں کو بیٹے کی[23]

فرعون کے ڈر سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ خوف سے اپنے بیٹے کو صندوق میں ڈال کر دریا میں چھوڑ آئیں تو اُن کا دل بے چین تھا۔ مگر اللہ نے ان کو وحی کے ذریعے تسلی دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صندوق بہتا ہوا فرعون کے دربار میں پہنچا۔ فرعون اس کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی بیوی نے اس کو پالنے کا ارادہ کیا۔ قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے:

"وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ "[24]

"اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ میرے لیے اور تیرے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو، امید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ پہنچائے، یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ سمجھتے نہ تھے۔"

بائبل کی تعلیمات کے مطابق فرعون کی بیوی نہیں بلکہ بیٹی دریائے نیل میں نہارہی تھی تو اس نے ٹوکری کو دریا کے کنارے دیکھا۔ بائبل میں ہے:

"فرعون کی بیٹی دریائے نیل میں غسل کرنے کے لیے گئی اور اُس کی سہلیاں دریا کے کنارے کنارے ٹہل رہی تھیں۔ اس نے اُن سرکنڈوں میں ٹوکرے کو دیکھا کہ اپنی کنیز کو بھیجا کہ اُسے اُٹھالائے۔ جب اسے کھولا تو دیکھا کہ اس میں بچہ ہے۔ بچہ رورہا تھا اور اسے اُس پر رحم آیا اور اس نے کہا کہ یہ کوئی عبرانی بچہ ہے۔"[25]

اللہ نے اپنی قدرت کے بارے میں بتایا کہ جس ایک بچے کی خاطر فرعون نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بے گناہ بچوں کا خون بہایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو اسی کی گود میں پروان چڑھایا اور اسی کے ہاتھوں اس کا، لشکر کا اور اس کے ملک و مال کا خاتمہ کردیا۔

فرعون کی آویزش کی ابتدا

فرعون نے شہر مصر سے دو فرسخ کے فاصلے پر اپنے رہنے کے لیے الگ بستی آباد کر رکھی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے عالمانہ اور حکیمانہ خیالات کی وجہ سے فرعونیوں پر ناراض ہوا کرتے تھے۔ ایک دن آپ علیہ السلام فرعون کے نگہبانوں کی آنکھ سے بچ کر وہاں چلے گئے تو حضرت موسیٰ کے ہاتھوں قبطی کی حادثاتی موت کا واقع پیش آیا جس کو مارنے کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ نہ تھا۔ یہ حادثہ حضرت موسیٰ اور فرعون کی کھلی دُشمنی اور آویزش کا سبب بنا۔ دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ

السلام نے جب اسرائیلی کو دیکھا تو ارادہ کیا کہ صلح کرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر اس ظالم اسرائیلی کو پکڑنا چاہا تو اسرائیلی یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ اسے مارنا چاہتے ہیں۔ اس نے اپنی جان بچانے کے لئے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تو میری بھی جان لینا چاہتا ہے۔قرآن فرماتا ہے:

"فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِيكَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُأَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ" [26]

"پھر جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑے جو دونوں کا دشمن تھا تو وہ کہنے لگا اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے جیسا کہ تونے کل ایک آدمی کو قتل کیا تھا بس تو تو چاہتا ہے کہ ملک میں زبردستی کرتا پھرے اور تو نہیں چاہتا کہ تو اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔"

اس واقعہ کا ذکر بائبل میں اس طرح بیان ہوا ہے:

"اُس نے دیکھا کہ مصری ایک عبرانی کو جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا تھا مار رہا ہے، اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی نہیں تو اُس نے مصری کو مار ڈالا اور اُسے ریت میں چھپا دیا" [27]

اسرائیلی فوراً دوڑتا ہوا فرعون کے پاس پہنچا اور اسے سارا ماجرہ سنایا۔ مشورے کے مطابق فوراً سپاہی دوڑائے گئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرکے لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہبری کے واسطے ایک فرشتہ بھیجا جو گھوڑے پر آپ کے پاس آیا اور آپ کو راستہ دکھاتا گیا واللہ اعلم۔ تھوڑی دیر میں آپ جنگلوں اور بیابانوں سے نکل کر مدین کے راستے پر پہنچ گئے تو اور فرمانے لگے مجھے ذات باری سے امید ہے۔ اللہ نے آپ کی امید بھی پوری کی اور آخرت کی سیدھی راہ نہ صرف بتائی بلکہ اوروں کو بھی سیدھی راہ بتانے والا بنایا۔ [28]

حضرت موسیٰ علیہ السلام ارض مدین میں

مدین کا علاقہ ایک پہاڑی سلسلہ شمال مغربی سعودی عرب میں بحیرہ احمر اور خلیج عقبہ کے ساتھ واقع ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں یہ وادی سرسبز و شاداب تھی۔ خلیج عقبہ کے مشرقی اور مغربی ساحل جن پر بنی مدیان آباد تھے جو مصری اثر و اقتدار سے آزاد تھے۔آپ علیہ السلام نے مدین میں دو عورتوں کی مدد جو اپنی بکریوں کو پانی پلانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان عورتوں کی مدد کی جس کی وجہ اان کے والد نے ان کو بلایا۔

انھوں نے پہلے کھانا کھلایا اور پھر اطمینان کے ساتھ بٹھا کر ان کے حالات سنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے من و عن اپنی ولادت اور فرعون کے نبی اسرائیل پر مظالم سے شروع کرکے آخر تک ساری داستان سب کچھ سننے کے بعد بوڑھے نے تسلی دی اور فرمایا "لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" کہ اللہ کا شکر کرو کہ اب تم کو ظالموں کے پنجے سے نجات مل گئی اب کوئی خوف کا مقام نہیں ہے۔ یعنی فرعون اب آپ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ مدین اس کی بادشاہی سے باہر ہے۔ [29]

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

"حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت موسیٰ کے ساتھ کر دی۔ اور اس کے ساتھ بیٹی کو کہا انہیں لاٹھی لادو جس کے ذریعے درندوں سے بکریوں کی حفاظت کریں۔" [30]

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں ان کے ساتھ رہنے لگ گئے اور انہوں نے اپنی بیٹی سے آپ کی شادی کر دی۔ بائبل میں اس کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے:

"اور موسیؑ اس آدمی کے ساتھ رہنے پر رضامند ہو گیا اور اُس آدمی نے اپنی بیٹی صفورہ کی شادی موسیؑ سے کر دی اور صفورہ کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ موسیؑ نے اس کا نام جیر سوم یہ کہتے ہوئے رکھا کہ میں اجنبی ملک میں پردیسی ہوں۔" [31]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی

حضرت موسیٰ مدین میں ایک خاص مدت تک رہے۔ آپ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی اجازت سے اپنی اہلیہ کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تربیت کی خاطر اللہ نے ان کو مدین میں رکھا میتھیو ہنری اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں:

"مصرؔ نے اُس کو ایک منجھا ہوا عالم، شریف مرد، سیاستدان اور سپاہی بنا دیا تھا لیکن اُس میں ایک بات کی کمی تھی مصرؔ کا کاروبار اس کی کمی کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اُسے جاننے کی ضرورت تھی کہ خدا کے ساتھ رفاقت کی زندگی بسر کرنا کیا ہوتا ہے۔ اور اس بات کی عظیم تربیت اُسے مدیان میں چوپانیز زندگی کی تنہائی اور خلوت گزینی سے حاصل ہو گئی۔" [32]

راستے میں اللہ نے آپ کو نبوت سے سرفراز کیا۔ راستے میں آپ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ یہاں ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ شاید میں وہاں راستہ کے بارے میں کوئی خبر لے آؤں۔ یہاں پر آپ علیہ السلام نے ایک درخت دیکھا جس میں آگ روشن تھی یہی وہ درخت تھا جس میں سے اللہ نے آپ علیہ السلام سے کلام کیا۔ اقرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَلَمَّا قَضَى مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ" [33]

"جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں سے کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم تاپو۔"

بائبل میں اس طرح بیان کیا ہے:

"جب خدا نے دیکھا کہ وہ بھیڑ، بکریوں کو چھوڑ کر جھاڑی کے پاس آ پہنچا ہے کہ اُس کا جائزہ لیا تو خدا نے جھاڑی میں سے اُسے پکارا کہ موسیٰ! موسیٰ! اور موسیٰ نے کہا میں حاضر ہوں" [34]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسالت سے سرفراز کرنا اور فرعون کو دعوت دین کا حکم

اللہ تعالیٰ درخت میں جلوہ گر ہوئے اور اپنی وحدانیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہی اس کائنات کا خالق و مالک ہے اور اللہ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے ان کو چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کا حکم دیا کہ وہی ہے جس کی عبادت کی جائے وہ تمام حاجات پوری کرنے والا ہے۔ اللہ نے وحی کے ذریعے ہدایت کا پیغام دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى"[35]

"اور میں نے تجھ کو چن لیا ہے، سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى "[36]

"کہ فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہو گیا ہے۔"

بائبل کا بیان ہے:

"جب وہ کترا کر اُدھر گیا تو خدا نے اُسے بلایا" خدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔"

انسائیکلوپیڈیا آف جودہ میں بیان ہے:

"On turning aside to investigate the marvelous sight, he heard the voice of A god, whose name he did not know, calling him. In the vision God bade Moses redeem Israel from Egypt, where a new king now reigned."[37]

"حضرت موسیؑ اس منظر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھے تو وہاں سے خدا کی آواز آئی، جس کے نام کو موسیؑ نہیں جانتے تھے۔ جب موسیؑ نے نظارہ کر لیا تو موسیؑ سے خدا نے کہا کہ وہ جائے اور جا کر اسرائیل کو مصر سے آزاد کروائے، وہاں ایک نیا بادشاہ حکومت کرتا ہے۔"

فرعون سے مقابلے کے لیے دیئے گئے معجزات

حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ بنی اسرائیل کو جانتے تھے اس لیے خوف زدہ تھے کہ وہ میری باتوں کو نہیں سنیں گے اس لیے انہوں نے رب سے درخواست کی کہ ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیلؑ میری باتوں کا یقین نہ کریں اس لیے ضروری ہے کہ میرے پاس کوئی نشانی ہونی چاہیے۔ میتھیو ہینری اپنی کتاب التفسیر الکتاب میں لکھتے ہیں:

"موسیٰ اعتراض کرتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ بنی اسرائیل میرا یقین نہ کریں " نہ میری بات سنیں کہ وہ خالی میری باتوں کا یقین نہیں کریں گے تاوقتیکہ میں کوئی نشان (معجزہ) نہ دکھاؤں۔ اگر اُن ہیں کوئی حُجت کرنے والے ہوئے وہ مجھے تفویض شُدہ کام پر اعتراض کریں گے میں اُن سے کیسے نمٹوں گا؟"[38]

اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک بہت بڑے اور کھلے معجزات سے نوازا جس کا ظہور اللہ کی قدرت کے بغیر ناممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى "[39]

"اور موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کئی فائدے ہیں۔ "

بائبل میں بیان ہے:

"تب خداوند نے کہا تیرے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ عصا ہے۔ پھر خداوند نے کہا کہ اسے زمین پر ڈال دے موسیٰؑ نے اسے زمین پر ڈال دیا اور وہ سانپ بن گیا اور موسیٰؑ اُس سے ڈر کر بھاگ گیا۔ تب خداوند نے اُس سے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لے لہٰذا موسیٰؑ نے تب ہاتھ بڑھا کر سانپ کو پکڑ لیا اور وہ اُس کے ہاتھ میں پھر سے عصا بن گئی" 40

اللہ تعالیٰ نے لاٹھی کے سانپ بننے کے معجزے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا کا معجزہ بھی عطا کیا۔ یہ دو معجزے اور ان کے علاوہ معجزے عطا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ "41

"اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (جاؤ) کہ وہ نافرمان لوگ ہیں۔"

فرعون کے ہاں جانے کے خدشات اور مددگار کی درخواست

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے کئی قسم کے خطرات نظر آنے لگے۔ یعنی اُس کے نزدیک اللہ کا کیا تصور کیا ہوگا اور کیا وہ میری بات کو مان لے گا۔ ان سب باتوں کے ساتھ جب آپ نے اللہ کا پیغام سنانے کا تصور کیا تو سینہ میں گھٹن سی محسوس ہوئی۔ چنانچہ اللہ کے حضور اپنے خطرات کو بیان کیا۔ مگر اللہ سے انکار کی مجال نہ تھی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سورۃ القصص میں فرماتا ہے:

"قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ "42

"آپ نے عرض کی میرے رب! میں نے تو قتل کیا تھا ان سے ایک شخص کو پس میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھے قتل نہ کر ڈالیں۔"

حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے فرعون سے مقابلے سے انکار نہیں کیا البتہ اپنے بھائی کو اپنا مددگار بنانے کو کہا جبکہ بائبل کے بیان کے مطابق اللہ ناراض ہوا موسیٰ علیہ السلام سے:

"تب خدا کا غصہ موسیٰ کے خلاف بھڑک اُٹھا اور اُس نے کہا کہ بنی لاوی ہارون تیرے بھائی کا کیا حال ہے؟ میں جانتا ہوں کہ وہ روانی سے کلام کر سکتا ہے" 43

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام جو کہ آپ کے بڑے بھائی تھے آپ علیہ السلام کا نائب بنایا۔ اور پھر اللہ نے حکم دیا کہ تم دونوں جاؤ۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔

فرعون کو دعوت دینے کے پانچ نکات

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے سامنے دعوت دین کا پانچ نکاتی پروگرام دیا۔ یہ نکات مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا نکتہ: یہ کہ تم لوگوں کے پروردگار نہیں بلکہ اللہ وہ ذات ہے جو ہر چیز کا رب ہے وہ تمہارا بھی پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ"[44]

"(اچھا) تو اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔"

دوسرا نکتہ: اس نقطہ میں توحید کے ساتھ رسالت کا ذکر کیا۔

تیسرا نکتہ: کہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا چھوڑ دے اور انہیں اپنی غلامی سے آزاد کر دے۔

چوتھا نکتہ: اللہ کی ہدایت پر ایمان لانے والے کو اس دنیا میں امن وسلامتی ہو گی اور آخرت میں بھی۔

پانچواں نکتہ: جو شخص اللہ کی دعوت سے منہ پھیرے گا آخرت میں اس کے لیے عذاب بھی ہو گا۔[45]

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں اور بنی اسرائیل کی رہائی کا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے پاس گئے اور آپ علیہ السلام نے ان کو اللہ کے دین کی دعوت دی تو فرعون نے اپنی مغرورانہ سرشت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اُڑایا اور تحقیر کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے گھر اور خاندان کے احسانات جتائے اور مصری کے قتل والا معاملہ یاد دلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بنی اسرائیل کو تمہارے مظالم اور تمہاری غلامی سے نجات دلانے کے لئے تو اللہ رب العالمین نے مجھے پیغمبر بنا بھیجا ہے۔ فرعون نے اپنے اِرد گرد بیٹھنے والوں پر فاتحانہ نگاہ ڈالتے ہوئے کہا قرآن کہتا ہے:

"قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ"[46]

"فرعون نے اپنے اہالی موالی سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں ہو"

تالمود میں ہے فرعون نے کہا:

"خداوند کون ہے کہ میں اس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ اس نے کبھی مجھے نذرانہ نہیں دیا یا میرے سامنے کبھی نہیں آیا ہو، میں اسے نہیں جانتا اور نہ ہی میں اسرائیل کو جانے دوں گا۔"[47]

رابرٹ ڈی ویر اپنی کتاب میں اللہ کی وحدانیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون کے ساتھ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اس سے کہا کہ میں خداوند کی طرف سے آیا ہوں۔ ہمیں خداوند نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اس نے کہا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دو تاکہ وہ صحرا میں جا کر میرے اعجاز میں ایک جشن منا سکیں۔ فرعون نے جواب دیا کہ وہ کون خدا ہے جس کا ذکر میں تم سے سن رہا ہوں۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ نے کہا کہ خدا خود ہم پر ظاہر ہوا تھا اور اس نے ہم سے کہا کہ ہم اس کے حضور قربانیاں پیش کریں۔"[48]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون سے ملاقات کے بعد بنی اسرائیل پر ظلم کی ابتداء

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں جا کر اللہ کی ہدایت کے مطابق وہ تمام باتیں بتائیں جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا تھا لیکن فرعون نے ان کو سننے سے انکار کر دیا۔ فرعون نے اسی دن حکم جاری کیا کہ ان پر پہلے سے زیادہ بوجھ ڈالا جائے ان کی مزدوری زیادہ سخت کر دی جائے اور فرعون کے لوگ غلاموں کو اینٹیں بنانے کے لیے جو بھوسہ دیتے ہیں وہ یہ بھوسا دینا بند

کردیں اور اب یہ لوگ اینٹیں بنانے کے لیے بھوسہ خود ہی اکٹھا کریں گئے۔ فرعون نے حکم دیا کہ اس طرح اینٹوں میں کوئی کمی نہ ہونے پائے۔ بائبل میں ہے

"فرعون نے کہا کہ تم کاہل ہو کاہل ! اسی لیے تم کہتے رہتے ہو کہ ہمیں جانے اور خدا کے لیے قربانی کی اجازت دے ۔اب جاؤاور کام کرو تمہیں بھوسا ہرگز نہیں ملے گا پھر بھی تمہیں اینٹیں تو مقررہ تعداد میں ہی بنانا پڑیں گی۔"[49]

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سورۃالاعراف میں فرمایا:

"قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ "[50]

"موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگواور ثابت قدم رہو زمین تو خدا کی ہے۔ (اور) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسکا مالک بناتا ہے۔ اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے"

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں بیان ہے:

"Ramses increased the oppression of the Hebrews by the fiendish plan of requiring them to gather the straw binder for the brickAnd still produce the same quota each day"[51].

"رعمیس نے بنی اسرائیل پر دباؤڈالنا شروع کیا اس منصونہ کے ذریعے کہ وہ اینٹیں بنانے کے لیے بھوسہ بھی خود اکٹھا کریں گئے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کو چیلنج

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے احسن انداز میں اللہ کے پیغام کی تبلیغ کی مگر وہ متکبر کسی طور پر نہ سمجھا بلکہ اپنی ہٹ دھرمی اور دشمنی پر ڈٹا رہا۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے معجزات لانے کو کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس ہستی نے مجھے اپنے دعویٰ رسالت کی تائید میں کچھ نشانیاں دی ہیں اور میں وہ نشانیاں پیش کرسکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃالشعراء میں فرمایا:

"قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ" [52]

"اس نے کہا پھر پیش کرو اسے اگر تم سچے ہو"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ہاتھ سے پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدھا کی شکل میں ظاہر ہوا وہ اس طرح حرکت کرتا جیسے ایک چھوٹا سا سانپ تیزی سے حرکت کرتا ہے۔وہ ایک خوفناک سانپ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السام نے پہلے اپنا ہاتھ گریبان میں داخل کیا پھر باہر نکالا تو وہ انتہائی روشن تھا۔ یہ دیکھ کر فرعون نے کہا اللہ تعالیٰ نے سورۃالشعراء میں فرماتا ہے:

"قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ"[53]

"(فرعون نے) اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ تو کامل فن جادوگر ہے۔"

بائبل میں بیان ہے کہ:

"اور خداوند نے موسیؑ اور ہارون سے کہا کہ جب فرعون تمہیں کہے کہ کوئی معجزہ دکھاؤ تو ہارون سے کہنا کہ اپنا عصا

لے کر فرعون کے سامنے ڈال دے اور وہ سانپ بن جائے گا۔"[54]

یہ سب دیکھنے کے بعد فرعون بجائے یہ کہ اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کرتا اس نے اللہ کی نشانیوں کو جادو کہنا شروع کر دیا اور کہا کہ یہ جادو ہے اور ہم نے اپنے آباؤاجداد کے زمانے میں ایسی باتیں نہیں سُنی۔

چیلنج کا جواب

فرعون دل ہی دل میں گھبرایا ہوا تھا مگر اپنی ساکھ کو قائم رکھنے کے لیے فرعون نے کہا کہ اب ہم تمہارے ساتھ مقابلہ کریں گئے اور ایسا ہی جادو لائیں گے۔اس لیے فرعون نے ملک کے چاروں اطراف اپنے کارندوں کو روانہ کیا کہ تمام جادو گروں کو اکٹھا کیا جائے اور ان کو مقابلے کی تیاری کروائی جائے۔ بائبل میں بیان ہے کہ

"تب فرعون نے اپنے حکیموں اور جادو گروں کو طلب کیا اور مصری جادو گروں نے بھی اپنے جادو کے زور سے ویسا ہی کرکے دیکھایا اور ہر ایک نے جب اپنا اپنا عصا نیچے پھینکا تو وہ سانپ بن گئے۔"[55]

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں خطرہ محسوس کیا۔اللہ کی طرف سے اسی وقت وحی آئی کہ خوف نہ کر تو ہی غالب رہے گا۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء میں بیان کیا ہے:

"فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ "[56]

"پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادو گروں نے بنائی تھیں نگلنے لگی۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بارعب بلند آواز سے ایک بار حق کی تبلیغ ادا فرماتے ہوئے "وَيلَكُم" فرمایا ان تمام حاضرین، عوام، فرعون، ہامان اور سب جادو گروں کو سمجھاتے اور عذاب الٰہی سے ڈراتے ہوئے اشارے اور توجہ سے مخاطب کرتے ہوئے کہا اللہ پر جھوٹی باتیں، جھوٹے عقیدے اور شرکیہ باتوں کا افترا مت باندھو ایک ادنی کمزور انسان کو رب یا معبود مت کہو اور اُس کی مخلوق سورج وغیرہ کو اس کا شریک نہ بناؤ۔اُس کے نبی کو جادو گر اور نبوت کے معجزوں کو جادو مت کہو اُس کی آیت سے انکار مت کرو۔[57]

جادو گروں کا ایمان لانا اور فرعون کا انتقام

جادو گر جو موسیٰ علیہ السلام کے خلاف "جے فرعون" کا نعرہ لگا رہے تھے انھوں نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ حیران ہو گئے انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے بلکہ یہ اس سے ماورا کوئی اور چیز ہے۔انہوں نے اپنی شکست کا برملا اعتراف کر لیا بلکہ اُسی وقت انھوں نے اسی بھرے مجمع میں رب العالین پر ایمان لانے کا اقرار کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اُسی وقت سجدہ میں گر گئے۔ للہ تعالیٰ نے سورۃ طہٰ میں بیان کیا ہے:

"فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى"[58]

"(القصہ یونہی ہوا) تو جادو گر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لائے "

فرعون کو اپنے جادو گروں پر غصہ آیا اور اُس نے ان سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ طہٰ میں اس بات کو بیان کیا ہے:

"قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ

وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَى"[59]

"(فرعون) بولا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے؟ بیشک وہ تمہارا بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں (جانب) خلاف سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر سولی چڑھوا دوں گا (اس وقت) تم کو معلوم ہو گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے۔"

بنی اسرائیل پر ظلم کی انتہا

فرعون دوبارہ اپنی روش پر آگیا ایک بار پھر بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ فرعون نے اب کی بار پھر پہلے جیسا حکم جاری کیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اس کو مار دیا جائے اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اس کو زندہ رہنے دیا جائے۔ تالمود میں ہے:

"وہ موسیٰ اور ہارونؑ کو ملے ہمارے قتل کرنے کے لیے ان کے ہاتھ میں تلوار دے دی ہے۔"[60]

قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

"قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ"[61]

"اس نے کہا ہم ان کے بیٹوں کو بُری طرح قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور یقیناً ہم ان پر قابو رکھنے والے ہیں۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا اور بتایا کہ اللہ فرما چکا ہے کہ وہ مدد کرے گا۔ بنی اسرائیل نے کہا اے اللہ کے نبی آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم اس طرح ستائے جاتے رہے، اسی ذلت و اہانت میں مبتلا رہے اور اب پھر یہی نوبت آئی ہے۔ آپ نے مزید تسلی دی اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ یقین مانو کہ تمھارا بدخواہ ہلاک ہو گا اور تم کو اللہ تعالیٰ عروج پر پہنچائے گا۔ اس وقت وہ دیکھے گا کہ کون کتنا شکر بجالاتا ہے؟[62]

اللہ کی طرف سے عذاب اور فرعون

جادوگروں کے شکست کھا لینے اور ان کے ایمان لانے کے بعد فرعون کے لیے یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہو چکی تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، لیکن غرور و تکبر اور جھوٹی معبودیت کے لالچ میں اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو مختلف عذابوں میں مبتلا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ"[63]

"تو ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون، جو الگ الگ نشانیاں تھیں، پھر بھی انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔"

ان معجزات کا ذکر جیوش انسائیکلوپیڈیا میں ذکر ہوا ہے:

"He had bought ten Plagues upon the King and his people, was finally bidden by Pharaoh to lead the Hebrews out of the deatridden

land"[64]

"وہ اپنے ساتھ دس معجزات لائے بادشاہ اور اس کے لوگوں کے خلاف یہ آخری حکم تھا فرعون کے خلاف جو استعمال کیا جانا تھا۔ اور بنی اسرائیل کو اس زمین سے نکال کے لے جانا تھا۔"

اللہ تعالیٰ نے انھیں مختلف آزمائش میں مبتلا کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے فخر و تکبر میں پہلے سے زیادہ سخت ہو گئے۔ اب اُن کا انداز یہ ہو گیا کہ جب قحط سالی آتی کہتے کہ یہ سب موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی وجہ سے ہے اور آپ علیہ السلام سے دعا کرنے کو کہتے بائبل میں بیان ہے:

"تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو طلب کیا اور کہا خداوند سے دعا کرو۔"[65]

فرعون پر جب کوئی آفت آتی تو موسیٰ علیہ السلام سے دعا کرنے کے لیے کہتا لیکن جب ان سے عذاب ٹل جاتا تو وہ دوبارہ اپنی روش پر آجاتا۔ اللہ نے عذابوں کے بعد فرعون کے دل میں زیادہ سختی ڈال دی۔ لیکن فرعون پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

بنی اسرائیل کی مصر کی طرف ہجرت کی تیاری اور فرعون کی تباہی

بنی اسرائیل پر فرعونیوں کا ظلم بڑھ گیا وہ ان کو کھلے عام نماز ادا کرنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لیے مصر میں اپنے کچھ گھروں کو مسجدیں بنالو اور ان کا رخ اپنے قبلہ بیت المقدس کی طرف کرلو۔ فرعون کی طرف سے اسرائیلیوں کو ستانے کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ حکم خداوندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر نکلے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے چھ لاکھ عورتوں اور بچوں کے ساتھ مصر روانہ ہوئے۔ صبح کو فرعون کو پتا چلا تو وہ غصہ میں آگیا۔ اس نے اسی وقت لشکر جمع کرنے کا حکم دیا۔ اس نے تمام لاؤ لشکر فوجوں، رشتے، کنبے کے تمام لوگوں اور کل ارکان سلطنت کو اپنے ساتھ لے لیا اور بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ بائبل میں بیان ہے:

"اور بنی اسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیدل سفر کیا۔ یہ سب عورتوں اور بچوں کے علاوہ تقریباً چھ لاکھ مردوں پر مشتمل تھے اور بھی بہت سے لوگ اُن کے ہمراہ ہو لیے بھیڑ، بکریاں، گائے اور بیل اور دوسرے چوپائے بھی بڑی تعداد میں اُن کے ساتھ تھے۔"[66]

پیچھے سے سیلاب اور آگے دریائے قلزم کو بنی اسرائیل نے دیکھا تو گھبرا اُٹھے اور موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی "ہم تو پکڑ لئے گے" موسیٰ علیہ السلام نے تسلی دی کہ میرا رب ساتھ ہے وہ مجھے راستہ ضرور دے گا پھر بحکم ربانی دریا پر لاٹھی ماری اور درمیان سے راستہ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى"[67]

"اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ۔ پھر دریا پر عصا مار کر ان کے لئے سوکھا راستہ بنادو کہ جس سے نہ تو تمہیں تعاقب کا اندیشہ رہے گا اور نہ ڈوبنے کا۔"

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مدد کی اور دریا میں سے ان کے لیے راستہ بنایا۔ فرعون یہ سب دیکھ رہا تھا اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کا یقین ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا

فرعون کے حق میں قبول کر لی تھی۔ فرعونی ان کے تعاقب میں سمندر میں داخل ہوئے کہ اللہ کے حکم سے سمندر کا پانی جیسا تھا ویسا ہو گیا اور اُس نے سب کو ڈبو دیا۔ ادھر سب سے آخری بنی اسرائیلی نکلا اور اُدھر سب سے آخری قبطی سمندر میں داخل ہوا کہ اسی وقت جناب باری تعالیٰ کے حکم سے سمندر کا پانی ہو مل گیا اور سارے کے سارے قبطی ڈبو دیئے۔

فرعون کا اللہ پر ایمان

قرآن کے مطابق فرعون غرق ہونے لگا تو اُسے عذاب اور ملائیکہ نظر آنے لگے۔ جب وہ موجوں میں پھنس گیا اور موت کا مزہ چکھنے لگا تو پکار کر کہنے لگا کہ میں رب واحد لاشریک پر ایمان لاتا ہوں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب چکھنے کے بعد ایمان سے سرفراز نہیں کرتا۔ فرعون نے اللہ کو مان لیا لیکن اللہ نے اس کے اس عمل کو اس وقت قبول نہ کیا جبکہ بائبل میں اس کا ذکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں فرمایا:

"وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ"[68]

" اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کو غرق (کے عذاب) نے آپکڑا تو کہنے لگا میں ایمان لایا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔ پوری عمر اللہ کی نافرمانیاں کرتا رہا۔"

فرعون کی نعش باعث عبرت

اللہ تعالیٰ نے اس مغرور و متکبر کو تا قیامت آنے والی نسلوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا تاکہ آئندہ بھی کوئی خدائی کا دعویٰ کرنے والا اپنے انجام کو دیکھ لے ۔ خدا نے انسان کو خود مختار بنایا ہے کہ چاہے تو نیکی کا راستہ اختیار کرلے چاہے تو بدی کا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو پانی میں ڈبو دیا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وہ سب کتنی گہرائی میں ڈبوئے گئے لاشیں کہاں گئیں چوبیس لاکھ افراد تقریباً ایک گھنٹے کے اندر اندر نیست و نابود ہو گئے کسی کی بھی لاش نظر نہ آئی اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ سارے وہیں دھنس گئے یا انھیں پانی بہا کر لے گیا صرف فرعون کی لاش کو پانی نے اُچھال کر باہر پھینک دیا۔ قرآن کے مطابق :

"فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ"[69]

"اللہ تعالیٰ نے فرعون کی نعش کو عبرت کے لیے پانی سے باہر نکالا تاکہ جو لوگ اس کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔"

جدید تحقیق کے مطابق محدث فورم پر ایک رپوٹ شائع ہوئی جس کو طارق اقبال چوہدری نے پیش کیا وہ کہتے ہیں:

"اللہ کا فرمان سچ ثابت ہوا اور فرعون کا ممی شدہ جسم 1898ء میں دریائے نیل کے قریب تبسیہ کے مقام پر شاہوں کی وادی سے اوریت نے دریافت کیا تھا۔ جہاں سے اس کو قاہرہ منتقل کر دیا گیا۔ ایلیٹ اسمتھ نے 8 جولائی 1907ء کو اس کے جسم سے غلافوں کو اتارا، تو اس کی لاش پر نمک کی ایک تہہ جمی پائی گئی تھی جو کھاری پانی میں اس کی غرقابی کی ایک کھلی علامت تھی۔ اس نے اس عمل کا تفصیلی تذکرہ اور جسم کا جائزے کا حال اپنی کتاب " شاہی ممیاں" (1912ء) میں درج کیا ہے۔ اس وقت یہ ممی محفوظ رکھنے کے لیے تسلی بخش حالت میں تھی حالانکہ اس کے کئی حصے شکستہ ہو گئے تھے اس وقت سے ممی قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔"[70]

نتائج بحث :

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی سربلندی اور حق کے غلبے کے لیے انبیاء کرام بھیجے۔ جن لوگوں نے اللہ کے پیغام سے انکار کیا یا اس کو پھیلانے میں رکاوٹ بنے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ قرآن اور بائبل کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن انبیاء اکرام میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر بے حد انعامات کیے۔ قرآن اور بائبل دونوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حسب و نسب ایک ہی بیان کیا گیا ہے۔

قرآن اور بائبل کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو بنی اسرائیل اس سے پہلے فرعون کی غلامی میں تھے ان کی حالت بہت خراب تھی۔ مصریوں کی تعداد بڑھتی گئی اور مصر کے تخت پر بہت سے بادشاہ آئے وہ سب بنی اسرائیل سے بہت بغض رکھتے تھے۔ پھر ایک جابر فرعون مصر کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ اُس نے ان کو انسان بھی تصور نہ کیا وہ ان سے گدھوں اور چوپائیوں جیسا سلوک کرتا تھا۔ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا قرار دینا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بنی اسرائیل کا خدا اور باپ ظاہر کیا اور حضرت موسیٰ کے کہنے پر ان کو معجزات عطا کیے۔ فرعون نے ربوبیت و الوہیت کا دعوی کیا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے مطالبے کے بعد بنی اسرائیل پر پہلے سے زیادہ ظلم کرنے شروع کر دئے۔ فرعون کی طرف سے اسرائیلیوں کو ستانے کا سلسلہ جاری رہا تو اب اس کے سوا کوئی صورت باقی نہیں رہی تھی کہ ان پر عذاب آجائے اور اللہ نے اس کو اس کی قوم کے ساتھ غرق کر دیا اور دنیا کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔

بائبل میں کہیں بیان نہیں کہ فرعون کی لاش کے ساتھ کیا ہوا اس کے بارے میں مصری بھی شک میں تھے لیکن قرآن وہ واحد ذریعہ ہے جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے دریا کو حکم دیا کہ وہ فرعون کی نعش کو پانی سے باہر پھینک دیا۔ اس طرح اللہ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے دُشمن کو آنے والی مخلوق کے لیے باعث عبرت بنا دیا۔

فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آویزش کا کوئی فائدہ نہ ہوا جس چیز سے وہ ڈرتا تھا وہ اس کے سامنے ہو کر ہی اس نے بار بار کوشش کی حضرت موسیٰ کو قتل کرنے اور اللہ کے دین کو روکنے کی مگر اس کے تمام منصوبے درے کے درے رہ گئے۔ آخر کار وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] Encyclopedia of Wikipedia Foundation (21sep 2017)

[2] قاسمی کیرانوی، وحید الزمان، مولانا، القاموس الوحید، دار اسلامیات اردو بازار، لاہور، ص: ۱۶۳۳

Kīrānavī, Waḥīd al Zaman, *Al Qāmūs al Waḥīd*, (Lahore: Idarah Islāmiyāt), p: 1633

[3] امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ لاہور، ۲: ۴۷۷

Al Rāghib, Ḥusain bin al Mufaḍal, *Mufradāt Al Qur'ān*, (Lahore: Islāmī Academy), 2: 477

[4] سورۃ النساء، ۴

Sūrah al Nisā', 4

[5] سورۃ طٰہٰ، ٦٤

Sūrah Ṭāhā, 64

[6] James A.H, *The Oxford Dictionary*, (Oxford University Press, 1884).

[7] محمد بن اسمٰعیل، قصص انبیاء، مترجم، علامہ مفتی ابو الصالح، مکتبہ المدنیہ اصغر مال روڈ، راولپنڈی، ۲۰۰٦ء، ص: ۴۱٦

Muḥammad bin Ismā'īl, *Qaṣaṣ al Ambiyā'*, (Rawalpindi: Maktabah al Madīnah, 2006), p: 416

[8] میتھیو ہنری، التفسیر الکتاب، چرچ فاؤنڈیشن سیمینارز تھامس سنٹر، رائیونڈ لاہور، ۲۰۱۲ء، ۱: ۱۷۲

Methew Henry, *Al Tafsīr al Kitāb*, (Lahore: Church Foundation, 2012), 1: 172

[9] ابو خلیل، ڈکتور شوقی، اطلس القرآن، مترجم: شیخ الحدیث حفظ محمد امین، دار السلام لاہور، ص: ۱۳۹

Dr. Abū Khalīl Shawqī, *Aṭlas al Qur'ān*, (Lahore: Dār al Salām), p: 139

[10] دہلوی، خواجہ حسن نظامی، تاریخ فرعون، ویو پبلیشر لاہور، ۲۰۱۲ء، ص: ۲۵

Dehlavī, Ḥasan Niẓāmī, *Tārīkh Fir'awn*, (Lahore: View Publisher, 2012), p: 25

[11] عہد نامہ قدیم، خروج، ٦٧

Old Testament, Exodus, 67

[12] Encyclopedia of Word History, p: 30

[13] حسن نظامی، خواجہ، تاریخ فرعون، ص: ۳۹

Dehlavī, Ḥasan Niẓāmī, *Tārīkh Fir'awn*, 1: 39

[14] سورۃ القصص، ۴

Sūrah al Qaṣaṣ, 4

[15] عہد نامہ قدیم، خروج: ۱: ۸ - ۱۰

Old Testament, Exodus, 1: 8 -10

[16] ایچ پولانو، تالمود، (مترجم: سٹیفن بشیر)، مکتبہ عناد پاکستان، ۲۰۱۰ء، ۱: ۸٦

H. Polano, *Tālmūd*, (Translated by Stephen Shabbir), (Pakistan: Maktabah 'Anād, 2010), 1: 86

[17] سورۃ البقرۃ، ۴۹

Sūrah al Baqarah, 49

[18] عہد نامہ جدید، ایوب: ۳: ۱۱

[19] سورۃ القصص، ۷

Sūrah al Qaṣaṣ, 7

[20] Frederick Converse Beach, *Encyclopedia of Americana*, Hathor Truant Digital Library, 21: 499

[21] عبد الرحمان بن علی الجوزی، المنتظم، دار الفکر بیروت، ۱۹۹۲ء، ۱: ۱٦۷

Al Jawzī, 'Abd al Raḥmān bin 'Alī, *Al Muntaẓam*, (Beirut: Dār al Beirut: Dār al Fikr, 1992), 1: 167

[22] بغدادی، علامہ آلوسی، روح المعانی، ادارہ ترجمان قرآن، لاہور، ۲۰۰۸ء، ۲: ۸٦

Al Ālūsī, *Rūḥ al Ma'ānī*, (Beirut: Dār al Fikr), 2: 86

[23]Aack-Apocalyptic- Literature, *The Jewish Encyclopida*, Funk and Wagnall's, 1: 534

[24] سورۃ القصص، ۹

Sūrah al Qaṣaṣ, 9

[25] عہد نامہ قدیم، خروج: ٦: ۲ - ۵

Old Testament, Exodus, 6: 2 - 5

[26] سورۃ القصص، ۲۹

Sūrah al Qaṣaṣ, 29

[27] عہد نامہ قدیم، خروج: ۲: ۱۱، ۱۲

Old Testament, Exodus, 2: 11, 12

[28] ابن کثیر، اسمٰعیل بن کثیر، تفسیر ابن کثیر، دار طیبہ کراچی، ۱۹۹۹ء، ۵: ۵۳۰

Ibn Kathīr, *Tafsīr ibn Kathīr*, (Karachi: Dār Ṭ ayyibah, 1999), 5: 530

[29] سیوہاری، محمد حفظ الرحمٰن، مولانا، قصص القرآن، داراشاعت اردو بازار کراچی، ۲۰۰۲ء، ۲: ۲۹۲

Sayūhāravī, Ḥifẓ al Raḥman, *Qaṣaṣ al Qur'ān*, (Karachi: Dār Ishā'at, 2002), 2: 292

[30] سیوطی، جلال الدین، تفسیر در منثور، ادارہ ضیاالقرآن پبلیکیشنز لاہور، ۵: ۳۴۷

Jalāl al Dīn al Sayūṭī, *Al Durr Al Manthūr*, (Lahore: Idarah Zia ul Qur'ān Publications), 5: 347

[31] عہد نامہ قدیم، خروج، ۱۳: ۱۴

Old Testament, Exodus, 13: 14

[32] میتھیو ہنری، التفسیر الکتاب، ۱: ۱۷۴

Methew Henry, *Al Tafsīr al Kitāb*, 1: 174

[33]سورۃ القصص، ۲۹

Sūrah al Qaṣaṣ, 29

[34]عہد نامہ قدیم، یعقوب: ۴: ۸

Old Testament: Jacob, 4: 8

[35] سورۃ طٰہٰ، ۱۱۳

Sūrah Ṭāhā, 113

[36] سورۃالنازیات، ۷۹

Sūrah al Nāziyāt, 17

[37] Fred Skolnik , The Encyclopida Judaica , V: 1, P: 520, Keter Publishing house LTD,Jerusalem

[38] میتھیو ہنری، التفسیر الکتاب، ۱: ۱۷٦

Methew Henry, *Al Tafsīr al Kitāb*, 1: 176

[39]سورۃ طٰہٰ، ۱۳

Sūrah Ṭāhā, 13

40 عہد نامہ قدیم، خروج، ۴: ۴

Old Testament, Exodus, 4: 4

41 سورۃ القصص، ۳۰

Sūrah al Qaṣaṣ, 30

42 سورۃ القصص، ۳۳

Sūrah al Qaṣaṣ, 33

43 عہد نامہ قدیم، خروج، ۳: ۱۴

Old Testament, Exodus, 3: 14

44 سورۃ طٰہٰ، ۴۷

Sūrah Ṭāhā, 47

45 کیلانی، عبدالرحمٰن، مولانا، تیسیر القرآن، مکتبہ السلام لاہور، ۱۴۳۲ھ، ۳: ۶۷

'Abd al Raḥmān Kaylānī, *Taysīr al Qur'ān*, (Maktaba al Salām, 1432), 3: 67

46 سورۃ الشعراء، ۲۵

Sūrah al Shu'arā', 25

47 ایچ پولانو، تالمود، ۱: ۱۰۳

H. Polano, *Tālmūd*, 1: 103

48 ڈی ویئر، رابرٹ، مترجم: ملک مشتاق، یہودیت، تاریخ، عقائد، فلسفہ، بک ہوم لاہور، ص: ۴۳

Robert D. Waer, *Yahūdiyat: Tārīkh, 'Aqā'id, Falsafa*, (Lahore: Book Home), p: 43

49 عہد نامہ قدیم، خروج، ۵: ۱۷، ۱۸

Old Testament, Exodus, 5: 17, 18

50 سورۃ الاعراف، ۱۲۵

Sūrah al A'rāf, 125

51 Dewey M Beagle, Moses Hebrew Prophet, The Encyclopedia of Britannica

52 سورۃ الشعراء، ۳۱

Sūrah al Shu'arā', 31

53 سورۃ الاعراف، ۱۰۹

Sūrah al A'rāf, 109

54 عہد نامہ قدیم، خروج، ۷: ۸

Old Testament, Exodus, 7: 8

55 عہد نامہ قدیم، خروج، ۷: ۱۱، ۱۲

Old Testament, Exodus, 7: 11, 12

56 سورۃ الشعراء، ۴۵

Sūrah al Shu'arā', 45

57 نعیمی، احمد یار خان، تفسیر نعیمی، پارہ: ۱۶، ص: ۶۱۲

Na'īmī, Aḥmad Yār Khan, *Tafsīr Na'īmī*, Vol. 16, p: 612

[58] سورۃ طٰہٰ، ۷۰

Sūrah Ṭāhā, 70

[59] سورۃ طٰہٰ، ۷۱

Sūrah Ṭāhā, 71

[60] ایچ پولانو، تالمود، ۱: ۱۰۴

H. Polano, *Tālmūd*, 1: 104

[61] سورۃ الاعراف، ۱۲۷

Sūrah al A'rāf, 127

[62] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ۴: ۱۰۸۱

Ibn Kathīr, *Tafsīr ibn Kathīr*, 4: 1081

[63] سورۃ الاعراف، ۲۳، ۴۵

Sūrah al A'rāf, 23, 45

[64] Briefs –Brisca - Goat, The jewish Encyclopida,V:5, P,293

[65] عہد نامہ قدیم، خروج، ۸: ۷

Old Testament, Exodus, 8: 8

[66] عہد نامہ قدیم خروج، ۱۲: ۳۷، ۳۸

Old Testament, Exodus, 12: 37, 38

[67] سورۃ طٰہٰ، ۷۷

Sūrah Ṭāhā, 77

[68] سورۃ یونس، ۹۰

Sūrah Yūnus, 90

[69] سورۃ یونس، ۹۲

Sūrah Yūnus, 92

[70] رپورٹ طارق اقبال سوہدروی، جدہ، سعودی عرب، محدث فورم

Report by Tariq Iqbal Sohadravi on Muḥaddith Forum.